روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10
الفضل
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
پیر 15 نومبر 2010ء 8ذی الحجہ 1431 ہجری 15نبوت 1389ہش جلد 60-95 نمبر 233

قرآن سننا پسند تھا

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ:
رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مجھے (قرآن پڑھ کر) سناؤ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ کو سناؤں حالانکہ آپ پر یہ نازل ہوا ہے؟ آپؐ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے یہ سنوں پس میں نے سورۃ النساء پڑھ کر سنائی یہاں تک کہ جب میں آیت وجئنا بك علیٰ ھؤلاء شھیدا پر پہنچا۔(ترجمہ پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے) تو راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (شمائل الترمذی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسانی حالتوں کے سرچشمے تین ہیں یعنی نفس امارہ۔ نفس لوامہ۔ نفس مطمئنہ اور طریق اصلاح کے بھی تین ہیں۔

اول یہ کہ بے تمیز وحشیوں کو اس ادنیٰ خلق پر قائم کیا جائے کہ وہ کھانے پینے اور شادی وغیرہ تمدنی امور میں انسانیت کے طریقے پر چلیں۔ نہ ننگے پھریں اور نہ کتوں کی طرح مردار خور ہوں اور نہ کوئی اور بے تمیزی ظاہر کریں۔ یہ طبعی حالتوں کی اصلاحوں میں سے ادنیٰ درجہ کی اصلاح ہے۔ یہ اس قسم کی اصلاح ہے کہ اگر مثلاً پورٹ بلیر کے جنگلی آدمیوں میں سے کسی آدمی کو انسانیت کے لوازم سکھلانا ہو تو پہلے ادنیٰ ادنیٰ اخلاق انسانیت اور طریق ادب کی ان کو تعلیم دی جائے گی۔

دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی ظاہری آداب انسانیت کے حاصل کر لیوے تو اس کو بڑے بڑے اخلاق انسانیت کے سکھلائے جائیں اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھرا پڑا ہے۔ ان سب کو محل اور موقعہ پر استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔

تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو لوگ اخلاق فاضلہ سے متصف ہو گئے ہیں ایسے خشک زاہدوں کو شربت محبت اور وصل کا مزا چکھایا جائے۔ یہ تین اصلاحیں ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں۔..........

پس وہ تین قسم کی اصلاحیں جن کا ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں۔ ان کا درحقیقت یہی زمانہ تھا۔ پس اسی وجہ سے قرآن شریف دنیا کی تمام ہدایتوں کی نسبت اکمل اور اَتم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیونکہ دنیا کی اور کتابوں کو ان تین قسم کی اصلاحوں کا موقعہ نہیں ملا اور قرآن شریف کو ملا۔ اور قرآن شریف کا یہ مقصد تھا کہ حیوانوں سے انسان بناوے اور انسان سے با اخلاق انسان بناوے اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بناوے۔ اسی واسطے ان تین امور پر قرآن شریف مشتمل ہے۔ قرآنی تعلیم کا اصل منشاء اصلاحات ثلاثہ ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد10 ص327)

خطبہ عیدالاضحیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 17 نومبر 2010ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ عیدالاضحیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ جو کہ پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3:30 بجے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ اور استفادہ فرمائیں۔

طلبہ کے لئے عطیات کی ضرورت

مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں امداد طلبہ کا شعبہ قائم ہے۔ جس میں مخیّر احباب عطیات اور مالی معاونت کرتے ہیں تو سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس شعبہ پر بہت مالی بوجھ ہونے کی وجہ سے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ اس کارخیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

(نگران امداد طلبہ۔ نظارت تعلیم ربوہ)

ٹینڈر مطلوب ہیں

قربانی کی کھالیں خریدنے کے خواہشمند حضرات اپنے ٹینڈر مورخہ 15 نومبر 2010ء شام 6 بجے تک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔ ٹینڈر مورخہ 16 نومبر کو شام 5 بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

15 نومبر 2010ء

1-35 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-20 am گلشن وقف نو
3-20 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12 نومبر 2010ء
4-20 am رفقائے احمد
5-00 am ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am تلاوت
5-45 am یسرنا القرآن
6-05 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-35 am زندہ لوگ
6-55 am لقاء مع العرب
8-00 am ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12 نومبر 2010ء
9-55 am فیتھ میٹرز
11-00 am تلاوت اور درس حدیث
11-30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-10 pm زندہ لوگ
12-40 pm گلشن وقف نو
1-40 pm فرنچ ملاقات پروگرام
2-45 pm انڈونیشین سروس
3-45 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4-45 pm تلاوت
4-55 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
5-30 pm زندہ لوگ
6-00 pm بنگلہ پروگرام
7-05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 30/اکتوبر 2009ء
8-00 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-20 pm راہ ھدیٰ
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

16 نومبر 2010ء

12-30 am لقاء مع العرب
1-35 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am گلشن وقف نو
3-10 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4-05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30/اکتوبر 2009ء
5-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am تلاوت
5-45 am ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-20 am لقاء مع العرب
7-40 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-10 am فرنچ ملاقات پروگرام
9-15 am زندہ لوگ
9-50 am درس حدیث
10-10 am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11-05 am تلاوت و درس ملفوظات
11-25 am ان سائیٹ سائنس اور میڈیسن ریویو
12-00 pm زندہ لوگ
12-30 pm گلشن وقف نو
1-40 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-10 pm سوال و جواب
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm سندھی سروس
5-00 pm تلاوت
5-15 pm زندہ لوگ
5-40 pm ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-15 pm بنگلہ سروس
7-15 pm لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
8-05 pm یسرنا القرآن
8-25 pm تاریخی حقائق
9-00 pm خبرنامہ
9-25 pm راہ ھدیٰ
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

17 نومبر 2010ء

12-30 am عربی سروس
1-05 am ان سائٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-10 am گلشن وقف نو
3-20 am لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
3-50 am رئیل ٹاک
5-00 am ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-30 am تلاوت
5-40 am درس ملفوظات
6-10 am لقاء مع العرب
7-15 am عربی سیکھیے
7-30 am یسرنا القرآن
8-00 am ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-30 am زندہ لوگ
9-00 am سوال و جواب
9-50 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
10-20 am لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
11-00 am تلاوت اور درس حدیث
11-40 am آرٹ کلاس
12-10 pm زندہ لوگ
12-35 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
1-00 pm عیدالاضحی کی Live نشریات
3-15 pm Live عیدالاضحی خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ و دیگر پروگرام
5-15 pm سواحیلی سروس
6-15 pm تلاوت
6-25 pm زندہ لوگ
7-35 pm راہ ھدیٰ
8-05 pm خبرنامہ
8-35 pm فیتھ میٹرز
9-55 pm عیدالاضحی
11-55 pm عربی سروس

18 نومبر 2010ء

12-00 am درس حدیث
12-55 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
1-25 am عیدالاضحی پروگرام
2-20 am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
3-25 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
4-10 am تلاوت
4-25 am درس حدیث
4-50 am عید پروگرام
6-10 am ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
6-40 am زندہ لوگ
7-15 am عیدالاضحی خطبہ
9-15 am آرٹ کلس
10-00 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
11-00 am تلاوت
11-15 am مسیح ہندوستان میں
12-15 pm زندہ لوگ
1-05 pm فیتھ میٹرز
2-10 pm رفقائے احمد
3-20 pm انڈونیشین سروس
4-20 pm پشتو سروس
5-05 pm تلاوت
5-25 pm زندہ لوگ
6-00 pm بنگلہ سروس
7-00 pm ترجمۃ القرآن
8-00 pm مسیح ہندوستان میں
9-00 pm خبرنامہ
9-20 pm یسرنا القرآن
9-45 pm فیتھ میٹرز
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

19 نومبر 2010ء

5-00 am ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am تلاوت
5-50 am ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-25 am لقاء مع العرب
7-35 am تاریخی حقائق
8-05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
9-00 am ترجمۃ القرآن
10-05 am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11-00 am تلاوت اور درس حدیث
11-30 am تاریخی حقائق
12-00 pm زندہ لوگ
12-25 pm گلشن وقف نو
1-35 pm راہ ھدیٰ
3-05 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm تلاوت
4-10 pm زندہ لوگ
6-00 pm خطبہ جمعہ Live
7-00 pm بنگلہ سروس
7-50 pm رئیل ٹاک
9-00 pm خبرنامہ
9-20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 2010ء
10-25 pm لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 2004ء
11-05 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

حضرت میجر حبیب اللہ شاہ صاحب

آپ احمدیت کا مجسم پاک نمونہ تھے۔ نمازوں اور تہجد میں باقاعدگی رکھنے اور قرآن کریم کے ساتھ خاص عشق تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 صفحہ 161)

خطبہ عیدالاضحیٰ

عیدالاضحیٰ کے فلسفہ اور اغراض، مقاصد کے متعلق حضرت مصلح موعود کا زریں بیان

جو خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے خدا اسے کبھی ضائع نہیں کرتا

قربانی راحت و تکلیف اور خوشی و غم کے جذبات پر مشتمل ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 4مارچ 1936ء بمقام قادیان

آج کی عید قربانی کی عید کہلاتی ہے۔ عربی زبان میں بھی اس کو عیدالاضحیہ کہتے ہیں یعنی ایسی عید جس میں قربانیاں کی جاتی ہیں۔ یہ عید ایک قربانی کی یادگار کے طور پر ہے جو آج سے ہزاروں سال پہلے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔

قربانی ایک عجیب لفظ ہے جو کئی ایک متضاد جذبات کا جامع ہے۔ عام طور پر متضاد جذبات جمع نہیں ہوا کرتے اور جو الفاظ محبت پر دلالت کرتے ہیں وہ ساتھ ہی راحت اور آرام پر بھی دلالت کرتے ہیں لیکن تکلیف اور دکھ پر دلالت نہیں کرتے اور جو الفاظ تکلیف اور دکھ کے مفہوم پر دلالت کرتے ہیں وہ راحت، آرام اور محبت کے مفہوم پر دلالت نہیں کرتے۔ مگر قربانی ایک ایسا جامع لفظ ہے جو جدائی اور وصال، تکلیف اور راحت، خوشی اور غم ان سارے ہی متضاد جذبات کا جامع اور ان پر مشتمل ہے۔ یہ لفظ جس وقت ایک انسان کے قلب میں پیدا ہوتا ہے اور جس وقت اس کے دماغ پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ وہ ایک ہی وقت میں یہ ساری باتیں محسوس کرتا ہے اور قربانی کا لفظ خود اپنی ذات میں اس کا ثبوت ہوتا ہے بلکہ اردو میں جو لفظ استعمال ہوتا ہے۔ وہ بھی وہی معنے رکھتا ہے جو عربی زبان کے لفظ کے ہیں۔ قربانی قرب پر بھی دلالت کرتی ہے اور ذبح ہونے پر بھی۔ ذبح ہو کر یعنی اپنی جان خدا تعالیٰ کے راستہ میں دے کر انسان بظاہر اپنے عزیزوں سے جدا ہوتا ہے۔ مگر قربانی ایسی چیز ہے کہ وہ جدائی میں بھی وصال کے سامان پیدا کر دیتی ہے جس وقت ایک (۔) سپاہی میدان جنگ میں مر کر بظاہر اپنے پیاروں سے جدا ہو رہا ہوتا ہے حقیقتاً وہ اپنے پیاروں کے قریب بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ سب سے پیارا وجود تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتا ہے وہ اپنے خدا کے قریب ہو جاتا ہے۔ پھر انسان کے جتنے عزیز اور پیارے دنیا میں ہوتے ہیں ان سے زیادہ عزیز اور پیارے اگلے جہان میں جا چکے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا میں کسی کا باپ زندہ ہے اور شہادت سے اس کے اور اس کے باپ کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے۔ تو اس کے کئی دادے اور پڑدادے ایسے ہوتے ہیں جو سینکڑوں اور ہزاروں سال سے اگلے جہان میں اس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا میں اس کی والدہ زندہ ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دے کر اس سے جدا ہوتا ہے تو اس کی کئی دادیاں اور نانیاں اس سے محبت کرنے والی اگلے جہان میں موجود ہوتی ہیں اور اگر دنیا میں اس کی اولاد ہے تو خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت اکثر لوگوں کی اولاد کچھ زندہ رہتی اور کچھ مر جاتی ہے۔ پس اگر اس دنیا میں اس کی کچھ زندہ اولاد موجود ہوتی ہے تو اس کی کچھ اولاد اگلے جہان میں بھی ہوتی ہے جس سے جا ملتا ہے۔ تو قربانی گو رنج اور درد کا جذبہ اپنے اندر رکھتی ہے مگر ساتھ ہی راحت اور آرام کا جذبہ بھی اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور آج کا دن جو قربانی کا دن ہے، وہ اس قربانی کو یاد دلاتا ہے جو نہایت ہی کامل رنگ میں حضرت براہیم علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور پیش کی۔ آج سے قریباً ساڑھے چار ہزار سال پہلے وہ قربانی پیش کی گئی تھی۔

ساڑھے چار ہزار سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں ہوتا۔ بسا اوقات دس پندرہ دن کے بعد انسان اپنی تکالیف بھول جاتا ہے۔ جس کو سخت بخار چڑھا ہوا ہو۔ اس کی ہڈیوں میں درد ہو رہا ہو۔ وہ خیال کرتا ہے کہ ساری عمر میں اس تکلیف کو نہیں بھولوں گا۔ مگر بخار اترنے کے آٹھ دس دن بعد وہ ساری تکلیف بھول جاتا ہے۔ لوگوں کے عزیز مر جاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ دنیا اب ہمارے لئے تلخ ہو گئی۔ لیکن سال دو سال کے بعد وہ اسی طرح ہشاش بشاش ہوتے ہیں۔ جس طرح پہلے اور مرنے والوں کی یاد دلوں سے محو ہو جاتی ہے یا بہت حد تک کمزور ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ عجیب قربانی تھی کہ ساڑھے چار ہزار سال کا عرصہ اس پر گزر گیا۔ مگر آج بھی اس کا خیال کر کے انسان کا دل اعلیٰ درجہ کے جذبات سے معمور ہو جاتا ہے۔ اب بھی جب ہم میں سے کوئی شخص اس نظارے کا خیال کرتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے اسمٰعیلؑ کو خدا تعالیٰ کے حکم ایک ظاہری معنے کرتے ہوئے اس لئے لٹایا کہ وہ اس کو ذبح کریں اور چھری لے کر وہ اس کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور اس بچے نے بھی اس بات کو تسلیم کر لیا۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کی یہی رضا ہے تو میں اس پر راضی ہوں۔ تو اس کا دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ آج جبکہ (۔) نے اس قسم کی انسانی قربانی کرنے سے منع کر دیا ہے۔ بوجہ اس کے کہ ہم اس کو ممنوع سمجھتے ہیں۔ شاید ہم میں سے بہت اس کی پوری کیفیت نہیں سمجھ سکتے۔ مگر اس زمانہ میں جب انسانی قربانی کا رواج تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ یقین رکھتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ میں اپنا بچہ اس کی راہ میں قربان کر دوں۔ جب وہ بچہ بھی سمجھتا تھا کہ خدا تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ مجھے ذبح کر دیا جائے جب نوے سال کی عمر کو پہنچ کر تمام جوانی کی عمر اور تمام ادھیڑ عمر اس امید اور تڑپ میں گزار کر کہ خدا تعالیٰ پاک اولاد دے جو ان کے نام کو قائم رکھنے والی ہو۔ خدا تعالیٰ نے انہیں جو بچہ دیا اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے حکم دے دیا۔ کہ اسے میری راہ میں ذبح کر دیا جائے۔ تو اس لمبی عمر کے بعد جب وہ اکلوتا بچہ اور بوڑھا باپ خدا تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے کے لئے علیحدہ ہوئے ہوں گے تو ان کے جذبات کا اندازہ لگانا ہر ایک کے لئے آسان کام نہیں۔ صرف اہل دل ہی پوری طرح ان جذبات کو سمجھ سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ شاید ان کے درد کے جذبات میں شامل ہو سکتے ہیں اور اسی لئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا ذکر سن کر بہت سے مردوں اور بہت سی عورتوں کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درد میں شریک ہونے والے موجود ہیں۔ مگر وہ لوگ بہت ہی کم ہیں جو اس جذبۂ فخر کو محسوس کر سکتے ہیں جو اس وقت حضرت ابراہیمؑ کے دل میں پیدا ہوا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اس لئے وقت زمین زمین نہیں رہی تھی بلکہ عرش بریں بن گئی تھی ان کے پاؤں زمین پر نہیں پڑتے تھے۔ بلکہ وہ ہوا میں اڑتے تھے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی راہ میں انہیں وہ قربانی پیش کرنے کا حکم دیا ہے جسے کسی انسان نے پیش نہیں کیا تھا۔ بے شک بحیثیت انسان ان کے دل میں درد بھی تھا اور ضرور تھا خصوصاً وہ ابراہیمؑ جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حلیم اور اوّاہ تھا۔ بات بات پر اس کے دل سے آہیں نکلتی تھیں اور وہ نہایت رحمدل تھا۔ یقیناً اس کے دل

میں درد بھی پیدا ہوا ہوگا مگر جو چیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے اور جو چیز حضرت اسمٰعیلؑ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے، وہ یہ جذبہ ہے کہ یہ قربانی ہماری ہی ترقی کا موجب ہے اور خداتعالیٰ نے یہ حکم دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔ تم میں سے بہت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے غم میں شریک ہو سکتے ہیں۔ تم میں سے بہت ان کے درد میں شریک ہو سکتے ہیں۔ تمہارے دماغ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دماغ کی نقل کر سکتے اور تمہاری آنکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آنکھوں کی نقل کر کے آنسو بہا سکتی ہیں مگر تم میں سے بہت کم ان کے دل کی نقل کر سکیں گے جو اس امید اور یقین سے پُر تھا کہ میرے رب نے مجھے اپنے لئے چن لیا۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کے لئے چھری اٹھائی تو اس وقت غالب خیال ان کے دل میں یہ نہ تھا کہ میرا بیٹا مجھ سے جدا ہو رہا ہے بلکہ یہ خیال غالب تھا کہ میرا خدا میرے قریب ہو رہا ہے یہی وجہ ہے کہ خداتعالیٰ نے اس قربانی کو یاد رکھا۔ ورنہ قربانیاں دنیا میں ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں۔ اس قربانی میں ایک امتیازی نشان تھا اور وہ یہ کہ حضرت ابراہیمؑ کے دل میں درد اور غم کے جذبات غالب نہ تھے۔ بلکہ یہ خیال غالب تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ مجھ سے کام لے رہا ہے۔ پھر وہ جذبہ جو حضرت ابراہیمؑ کے دل میں تھا وہ انہوں نے دوسروں کی طرف منتقل کر دیا تھا۔ گویا وہ اتنا غالب جذبہ تھا کہ ان کے پاس بیٹھنے والے لوگ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے۔ جس طرح آگ کے پاس بیٹھنے والا گرم ہو جاتا ہے۔ جس طرح برف کو ہاتھ میں پکڑنے والا ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کے پاس بیٹھنے والے بھی قربانی کے خیالات سے لبریز ہو جاتے تھے۔ چنانچہ اس کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پیشگوئی کو دوسرے معنوں میں پورا کرنے کے لئے کیونکہ چھری سے حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کی ممانعت کر کے خداتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتا دیا تھا کہ اس حکم سے ہمارا منشاء اور ہے اور وہ اسمٰعیلؑ اور اس کی والدہ کو وادی بے آب و گیاہ میں چھوڑنا ہے۔ جب خداتعالیٰ نے آپ پر یہ کشف حقیقت کر دی اور آپ پیشگوئی کے حقیقی مفہوم کو پورا کرنے کے لئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو لے کر مکہ کے میدان میں پہنچے۔ تو میل ہا میل تک نہ کوئی ٹھکانا تھا نہ رہنے کی جگہ۔ نہ پانی تھا نہ کھانے کا سامان۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک کھجوروں کی تھیلی ان کے پاس رکھ دی جن کے ختم ہونے کے بعد نہ انہیں پانی میسر آ سکتا تھا نہ غذا اور رکھ کر واپس لوٹے۔ جس وقت وہ لوٹ رہے تھے حضرت ہاجرہ نے ان کی شکل دیکھ کر محسوس کر لیا کہ یہ جدائی عارضی جدائی نہیں بلکہ مستقل جدائی ہے وہ ان کے پیچھے آئیں اور کہا ابراہیمؑ کہاں جا رہے ہو۔ اس وقت بوجہ اس جذبۂ طبعی کے جو ان کے قلب میں تھا اور اوّاہٌ منیب ہونے کی وجہ سے ان پر رقت طاری ہوگئی اور وہ جواب نہ دے سکے۔ حضرت ہاجرہ پھر آگے بڑھیں اور انہوں نے سوال کیا۔ مجھے اور اسمٰعیل کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔ وہ پھر خاموش رہے۔ جب حضرت ہاجرہ کے متواتر الحاح سے سوال کرنے کے باوجود وہ کوئی جواب نہ دے سکے تو پھر حضرت ہاجرہ نے پوچھا۔ کیا خدا نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس وقت بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام بوجہ جذبات کے غالب ہونے کے جواب تو نہ دے سکے۔ مگر انہوں نے آسمان کی طرف اپنا ہاتھ اٹھا دیا۔ جس کے معنے یہ تھے۔ کہ خدا کا حکم یہی ہے اور اسی کے سپرد کر کے تمہیں چلا ہوں باوجود اس کے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی۔ کہ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کو اس وادیٔ بے آب و گیاہ میں پانی کا مشکیزہ ختم ہونے کے بعد پانی مل سکے گا باوجود اس کے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی کہ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کو کھجوروں کی تھیلی ختم ہونے کے بعد اس وادیٔ بے آب و گیاہ میں کھانا مل سکے گا اور باوجود اس کے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی کہ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کو اس وادیٔ بے آب و گیاہ میں کوئی مونس و غمگسار مل جائے گا جو بیماری میں ان کی تیمارداری کر سکے اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کا فکر کرے۔ لیکن چونکہ ابراہیمی ایمان حضرت ہاجرہ میں اسی طرح سرایت کر چکا تھا جس طرح آگ کے پاس بیٹھنے والا گرم ہو جاتا ہے اس لئے جب حضرت ہاجرہ کو معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کا یہ فعل اپنی طرف سے نہیں بلکہ خداتعالیٰ کی طرف سے ہے۔ تو انہوں نے وہیں حضرت ابراہیمؑ کو چھوڑ دیا اور کہا اذا لا یضیعنا۔ اگر یہ بات ہے تو پھر خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ جہاں آپ کی مرضی ہو چلے جائیں۔

حضرت ہاجرہ نے یہ اپنے ایمان کا مظاہرہ کیا اور ایسی تکلیف کے وقت میں کوئی دوسرا لفظ زبان سے نہ نکالا۔ اگر حضرت ہاجرہ ایک کمزور عورت ہو کر خداتعالیٰ پر اتنے اعتماد اور یقین کا اظہار کر سکتی تھیں تو کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ ہمارا طاقتور خدا اس کی قدر نہ کرتا۔ ہر شخص جسے روحانی آنکھ نصیب ہو وہ اپنی روحانی آنکھوں سے اس بات کو دیکھ سکتا۔ سمجھ سکتا اور محسوس کر سکتا ہے کہ جس وقت حضرت ہاجرہ کے دل سے یہ آواز نکلی ہوگی کہ اذا لا یضیعنا خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ تو اپنے عرش سے خداتعالیٰ نے ان کو جواب دیا ہوگا کہ بے شک میں تجھے کبھی ضائع نہیں کروں گا اور اس نے نہیں ضائع کیا۔ کونسی انسانی عقل سمجھ سکتی تھی۔ کہ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کی وہاں جان بچ جائے گی۔ مگر جان بچنے کا تو کیا ذکر ہے۔ خداتعالیٰ نے ان کو ایک قوم بنایا ایسی زبردست قوم جو ساری دنیا پر چھا گئی اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود میں داخل ہوتے ہوئے ساری دنیا کی حاکم اور بادشاہ بن گئی۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ پس وہ ساری دنیا کے بادشاہ ہیں اور یقیناً آپ کی بادشاہت روحانی رنگ میں آپ کے آباء کی طرف یعنی ان کی طرف جو روحانی اور جسمانی طور پر آپ کے آباء ہیں، منسوب ہوتی ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ نے ساری دنیا کو خداتعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ خداتعالیٰ نے ساری دنیا اسمٰعیلؑ کی نسلوں کے قدموں میں ڈال دی۔ مکہ کی وادیوں میں سوائے حضرت اسمٰعیلؑ کے کون ایسا تھا۔ جو اپنی ماں کے ساتھ اکیلا چھوڑا گیا۔ گویا وہ سب دنیا سے خدا کے لئے جدا ہو گئے تھے پھر خداتعالیٰ نے بھی اپنی خاطر دنیا کو چھوڑنے والوں کے قدموں میں ساری دنیا کو لا ڈالا کیونکہ ہم بھی اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق رکھتے ہیں تو خداتعالیٰ کے لئے۔ پس انہوں نے دنیا سے خداتعالیٰ کے لئے تعلق توڑا تھا۔ دنیا نے خداتعالیٰ کے ہی ان سے تعلق جوڑا۔ پس یہ قربانی کوئی معمولی نہیں اور نہ یہ دن کوئی معمولی دن ہے۔ یہ دن ہر شخص کو بتلاتا ہے کہ تمہارا خدا تمہارے قریب ہے۔ تم ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کی طرح بن جاؤ۔ تمہارا خدا ساری دنیا کو تمہارے قدموں میں ڈال دے گا۔ جو کچھ حضرت ہاجرہ نے کیا تھا وہ ہر مومن عورت کر سکتی ہے اور جو کچھ حضرت اسمٰعیلؑ نے کیا تھا وہ ہر مومن بچہ کر سکتا ہے۔ کوئی روک درمیان میں حائل نہیں۔ پس مت خیال کرو کہ اس وقت اس قربانی کا موقعہ تھا۔ مگر آج نہیں۔ آج بھی قربانی کا موقعہ ہے۔............

............ہمارے سلسلہ کو خداتعالیٰ نے اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ تمام برکات واپس لائے جو اس سے پہلے دنیا میں موجود تھیں۔ یہی اس سلسلہ کی غرض اور یہی اس کا مقصد ہے۔ خداتعالیٰ دنیا میں نئی بادشاہتیں قائم کرنا نہیں چاہتا۔ خداتعالیٰ دنیا میں نئی حکومتیں قائم کرنا نہیں چاہتا خداتعالیٰ دنیا میں نئی قوموں کو غلبہ دینا نہیں چاہتا۔ بلکہ خدا اس وقت صداقت کو غلبہ دینا چاہتا ہے اور یہی ہمارے سلسلہ کے قائم ہونے کی غرض ہے۔ پس تم اپنے اندر سچائی اور دیانت پیدا کرو اور ان تمام احکام پر قائم رہو جو (ﷺ) نے دیئے اور یاد رکھو سچائی بھی معمولی چیز نہیں ہوتی۔

............پس میں جماعت کے نوجوانوں کو آج توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اسماعیلی رنگ میں رنگین کریں اور ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ خواہ وہ اخلاقی ہوں یا جسمانی یا مالی۔ یاد رکھو (ﷺ) کا درخت قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر تمہاری خواہش ہے کہ (ﷺ) ترقی کرے۔ تو اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرو اور وہ تمام قسم کی قربانیاں کرو جو تم سے پہلے کسی امت نے دنیا میں نہ کی ہوں۔ کیونکہ جس طرح (ﷺ) جامع کمالات متفرقہ ہے اسی طرح ضروری ہے کہ اس کے متبعین کی قربانیاں بھی تمام امتوں کی متفرق قربانیوں کی جامع ہوں۔ پھر خداتعالیٰ بھی اسی طرح ان قربانیوں کی یاد دنیا میں قائم رکھے گا۔ جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی

یاد قائم رکھی۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کی تھی۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ساری دنیا اسے یاد رکھے گی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اسے قائم رکھا اور اس قربانی کی یاد دنیا سے مٹنے نہ دی۔ پس یہ مت سمجھو کہ تمہاری قربانیاں کون دیکھے گا تمہاری قربانیوں کو آسمان پر دیکھنے والا خدا موجود ہے اور وہ انہیں دنیا سے مٹنے نہیں دے گا۔ اول تو جس شخص کے دل میں قربانی کا صحیح جذبہ ہو وہ یہ نہیں دیکھا کرتا کہ مجھے کوئی دیکھنے والا ہے یا نہیں لیکن اگر کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہو۔ تو میں اسے کہتا ہوں۔ ابراہیم کی قربانی کس نے دیکھی تھی۔ کیا اس وقت وہاں کوئی مورخ موجود تھا۔ یا الفضل تھا۔ جس میں یہ واقعہ لکھا گیا۔ خدا نے آسمان پر اسے دیکھا اور کہا میں اس قربانی کو نہیں بھلاؤں گا اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ نہیں بھولی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص حقیقی طور پر اسماعیلی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو تو اللہ تعالیٰ اسے نہیں بھولے گا اور نہیں بھولنے دے گا۔ بلکہ وہ ہمیشہ قائم رہے گی اور دنیا میں قائم رکھی جائے گی۔ پس اپنے اندر ابراہمی جذبہ پیدا کرو اور اسماعیلی نمونہ دکھاؤ تو تب تم دیکھو گے کہ زمین تمہارے لئے بدل جائے گی آسمان تمہارے لئے بدل جائے گا اور وہ دشمن جو تم پر حملہ کر رہے ہیں خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان کے اور تمہارے درمیان حائل ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی تلوار تمہاری حفاظت کرے گی لیکن ضرورت اس ایمان کی ہے جو عورتوں کو حضرت ہاجرہ کے مشابہ بنا دے اور ضرورت اس ایمان کی ہے جو مردوں کو حضرت ابراہیمؑ کے مشابہ بنا دے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اندر حقیقی قربانی کا مادہ پیدا کرے اور ایسے رنگ میں قربانیوں کی توفیق دے کہ ہم ان تمام برکات اور فیوض کو حاصل کر سکیں۔

(خطبات محمود جلد دوم ص188)

تعارف کتب

تاریخ پاکستان سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ایک مفید کتاب

تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار

اللہ تعالیٰ کا بہت فضل اور کرم ہے جس نے جماعت احمدیہ کو ہر نیکی اور مثبت کام میں آگے بڑھنے اور خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ قیام پاکستان ہی کو لیجئے احمدی فرزندوں نے دن رات کی محنت سے بے مثال اور نمایاں کارنامے سرانجام دیئے اور نہ صرف یہ بلکہ اس مادر وطن کی تعمیر و ترقی اور استحکام کے لئے بھی اپنی خدمات ہمہ وقت وقف کئے رکھیں۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ ان حقائق کو چھپانے اور تاریخ پاکستان میں سے حذف کرنے جیسے قبیح جرم کا ارتکاب کیا جارہا ہے لیکن آجکل کے ان نادانوں کو کیا معلوم کہ حقائق کو جس قدر مسخ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی قدر یہ حقائق اور واضح ہو کر سامنے آتے ہیں۔

محترم پروفیسر راجا نصر اللہ صاحب نے جماعت احمدیہ کی ملی خدمات پر مشتمل حقائق کو بہت مشاقی اور محنت شاقہ سے بیان کیا ہے اور ماہرانہ طریق اور حسن ترتیب کو مدنظر رکھتے ہوئے غیروں کے اعترافات اور احمدی سپوتوں کو خراج تحسین باقاعدہ حوالوں کے ساتھ مزین کر کے پیش کیا ہے اور آنے والے مؤرخ پاکستان کو وہ راہ دکھادی ہے، جو آج کے مصلحت پسند افراد دنیا سے پوشیدہ رکھنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف جماعتی ملی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالتی ہے بلکہ تاریخ احمدیت کے اس باب کو مکمل اور بے بہا اضافہ بھی کرنے کا باعث ہے۔ سینکڑوں حوالہ جات کو ایک ترتیب سے جمع کرنا اور پھر ان سے متعلق بیسیوں جگہ معلومات مہیا کرنا مصنف ہی کے حصہ میں آیا ہے۔ یہ کتاب احباب جماعت اور خاص طور پر نوجوانوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اس اہم موضوع پر کچھ قلم اٹھانے کی اور تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ جو نذر قارئین ہے۔

اس کتاب کے آغاز میں اس کے سابقہ ایڈیشن سے عمومی حصہ لیا گیا ہے۔ جس میں بعض لوگوں کے اپنے ہی بارے میں بعض تنقیدی حوالے شامل کئے گئے ہیں۔ ان دانشوروں، صحافیوں اور مذہبی سکالروں نے بہت تیز لہجے میں اپنے بیانات ریکارڈ کئے ہیں جن کو تاریخ دان اپنے وقت میں ضرور استعمال کریں گے تاہم وہ حوالہ جات ہم یہاں بوجوہ درج نہیں کر سکتے لیکن ان کا مختصر تعارف کچھ یہ ہے۔

علامہ اقبال کے مداح اور پاکستان کے سینئر صحافی جناب م ش نے اپنی ڈائری میں پاکستان کے علماء کا نقشہ کھینچا ہے۔ مشہور مذہبی سکالر ڈاکٹر اسرار احمد وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے اپنے دکھ درد کا یوں اظہار کرتے ہیں کہ پاکستان میں تلخی کا باعث دینی جماعتیں ہیں۔ ادارہ منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہر القادری نے فرقہ ورانہ کشیدگی کا ذمہ دار دینی درسگاہوں اور تدریسی اداروں کو قرار دیا ہے اور انہوں نے بہت رنج و الم سے جو علماء بننے کے مراحل کو اپنے ایک مضمون میں بیان کیا ہے وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ذیل میں خاکسار اس مضمون کا حوالہ درج کرتا ہے تاکہ پڑھنے والے تفصیل دیکھنا چاہیں تو ان کو دقت نہ ہو۔ یہ مضمون بعنوان ''تفرقہ پروری کا خاتمہ کیونکر ہو'' ہفت روزہ ندائے ملت 28/ اکتوبر 1994ء میں شائع شدہ ہے۔

احمدیوں کے خلاف وطن دشمنی کے بیہودہ اور بے سروپا الزامات کا رد کرتے ہوئے مصنف کتاب ہذا نے غیروں کے بہت سے ایسے حوالے درج کئے ہیں جن سے احمدیوں کی پاکستان کی تعمیر و ترقی اور استحکام کے لئے خدمات پر روشنی پڑتی ہے۔ جن اہم امور میں جماعت احمدیہ نے خدمات بجالائی ہیں ان میں تخلیق پاکستان، نہرو رپورٹ کا رد، قائداعظم کو واپس سیاست میں لانا، مسلم لیگ کی بھرپور حمایت اور فلاح و بہبود اور خیر خواہی کے لئے جماعت احمدیہ کا مسلم لیگ کے ساتھ تعاون، تحریک آزادی اور حصول وطن کی جدوجہد میں نمایاں خدمات تقسیم ہند سے قبل تینوں گول میز کانفرنسوں میں شرکت اور ایسے کئی ابواب ہیں جن کے بارے میں غیروں کے تاثرات شامل کتاب ہیں جس سے یہ حقیقت مزید واضح ہوگئی ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف غداری یا تخریبی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزامات ایک معاندانہ حرکت کے سوا کچھ نہیں۔

قیام پاکستان سے قبل مظلوم کشمیریوں کے حق میں جماعت احمدیہ کی بھرپور اور بے لوث جدوجہد، مملکت خداداد پاکستان کی تعمیر، دفاع اور استحکام کے سلسلہ میں جماعت کے سپوتوں نے جو قابل رشک قربانیاں پیش کی ہیں ان کا تذکرہ بھی آپ کو یہاں ملے گا اور جماعت احمدیہ کے ان عظیم مشاہیر کی خدمات کے سیاق و سباق کا بھی پتہ چلے گا جو سیاست و عالمی قانون، سائنس و ٹیکنالوجی منصوبہ بندی و اقتصادیات اور میدان حرب و دفاع وطن کے میدانوں میں کی گئیں اور یہ احمدی سپوت قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں کلیدی آسامیوں پر فائز رہے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نوبیل لارئیٹ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) اور جرنیل برادران محترم اختر حسین ملک اور عبدالعلی ملک اور شہید جنوبی وزیرستان میجر افضال احمد۔

تحریک آزادی کشمیر میں حضرت مصلح موعود اور جماعت احمدیہ کے تاریخ ساز کردار اور کشمیریوں پر قبل از تقسیم حکومت کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم پر حضرت مصلح موعود کا اظہار کرب و رنج اور اس وقت کے وائسرائے ہند کے نام مفصل تار بھجوانا تاریخ پاکستان کے پس منظر میں ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتا ہے۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حضرت مصلح موعود کی زیر صدارت اہل کشمیر کی سیاسی، ملی اور آئینی میدانوں میں جو انتھک کوششیں اور عملی اقدامات کئے ان کے متعلق معروف صحافی اور مصنف عبداللہ ملک اپنی کتاب پنجاب کی سیاسی تحریکیں کے صفحہ 176 پر تحریر کرتے ہیں۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مخلصانہ مساعی کے نتیجہ میں اہالیان ریاست کو جو جو حقوق ملے ان کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ نعمت بڑی جدوجہد اور قربانیوں کے بعد حاصل ہوئی تھی۔

صدر جماعت المشائخ سیالکوٹ کلیم احمد دین نے اپنے رسالہ ''قائداعظم'' بابت ماہ جنوری 1949ء میں لکھا۔ اس وقت تمام (مومن) جماعتوں میں سے احمدیوں کی قادیانی جماعت نمبر اول پر جارہی ہے۔ وہ قدیم سے منظّم ہے۔ نماز، روزہ وغیرہ امور کی پابند ہے۔ قیام پاکستان کے لئے مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کے لئے اس کا ہاتھ بہت کام کرتا تھا۔ جہاد کشمیر میں مجاہدین آزاد کشمیر کے دوش بدوش جس قدر احمدی جماعت نے پُرخلوص اور درد دل سے حصہ لیا ہے اور قربانیاں کی ہیں ہمارے خیال میں (مومنوں) کی کسی دوسری جماعت نے بھی ابھی تک ایسی جرأت اور پیش قدمی نہیں کی۔ ہم ان تمام امور میں احمدی بزرگوں کے مداح اور مشکور ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ملک و ملت اور مذہب کی خدمت کرنے کی مزید توفیق بخشے۔

جون 1948ء سے جون 1950ء تک حکومت پاکستان کی منظوری اور نگرانی میں فرقان بٹالین کشمیر کے میدان کارزار میں کارہائے نمایاں انجام دیتی رہی۔ آخر جون 1950ء میں اقوام متحدہ کی قراردادوں اور ہدایات کے مطابق فیصلہ

کیا گیا کہ تمام رضا کار تنظیموں کو محاذ سے واپس بلا لیا جائے۔

چنانچہ فرقان بٹالین کو سبکدوش کر دیا گیا۔ اس موقع پر پاکستانی فوج کے اس وقت کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں فرقان بٹالین کے رضا کاروں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ کمانڈر انچیف کے پیغام کا انگریزی متن زیر تبصرہ کتاب میں موجود ہے۔

مسلمانان ہند کی تحریک آزادی کا سفر اور حصول پاکستان کی جدوجہد ایک طویل سفر اور عمل پیہم تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طویل جدوجہد میں جماعت احمدیہ نے اپنے برگزیدہ اور اولوالعزم امام حضرت مصلح موعود کی سرکردگی میں بے لوث اور نمایاں حصہ لیا۔ تحریک آزادی کا زمانہ اور مرحلہ قائداعظم اور مسلم لیگ کے لئے ایک کٹھن دور تھا۔ تاریخ آزادی کی گواہی کی روشنی میں یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ غیر منقسم ہندوستان کی تمام مذہبی جماعتوں میں سے جماعت احمدیہ نے بحیثیت جماعت تحریک آزادی و قیام پاکستان کی جدوجہد میں بھرپور، نمایاں اور بے مثال کردار ادا کیا جس کی وضاحت کے لئے غیروں کے بیشمار قیمتی و نادر حوالہ جات بھی اس کتاب میں شائع کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب متحدہ ہندوستان میں بھی مسلمانان ہند کے حقوق کی نگہداشت اور بہتری کے لئے کوشاں رہے اس دوران وہ مختلف حیثیتوں سے بھی اعلیٰ مناصب پر فائز رہے اس کی تفصیل بھی حوالوں سے مزین درج ہے۔ حضرت چوہدری صاحب کے اتنے کارہائے نمایاں ہیں کہ اگر ان کا صرف نام ہی یہاں درج کیا جائے تو کئی صفحات درکار ہوں گے۔ یہاں صرف ایک خراج تحسین پیش کرنے پر ہی اکتفا کروں گا۔

تحریک پاکستان کے سرگرم رکن اور سابق وزیر و سفیر احمد سعید کرمانی نے قابل رشک انداز میں حضرت چوہدری صاحب کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان بڑے آدمی تھے ان میں Humbleness (عاجزی) بہت تھی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، وظیفہ بہت پڑھتے تھے۔ سر ظفر اللہ خان جیسا آدمی صدیوں میں پیدا ہوگا۔ برا نہ منائیں، سر ظفر اللہ صدیوں کے بعد پیدا ہوگا۔ میں ان پر کتاب لکھ سکتا ہوں۔ وہ بڑا آدمی تھا۔ بہت کم لوگوں کو پتہ ہے۔

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ اگست 2002ء)

سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا کے سرمایہ افتخار محترم ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں سینئر پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالغنی کی کتاب ''ڈاکٹر عبدالسلام'' کا پہلا فقرہ یہ ہے۔ عالم (-) کے پہلے نیوٹن عبدالسلام 29 جنوری 1926ء کو پیدا ہوئے۔ ان کی ذہانت، فطانت اور قابلیت کا لوہا ہر غیر نے بلاتفریق مانا ہے اور اس کتاب میں ایسے ہی بیشمار حوالہ جات موجود ہیں جن سے محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمت دین، خدمت پاکستان اور خدمت سائنس پر روشنی پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو دین و دنیا کی نعمتوں، رفعتوں اور برکتوں سے نواز رکھا تھا۔ آپ دنیاوی لحاظ سے بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے اور دینی لحاظ سے بھی ارفع مقام تک پہنچے۔ آپ نے انڈین سول سروس کا امتحان پاس کرنے کے بعد ملازمت کا آغاز کیا۔ صدر ایوب خان کی صدارت کے ابتدائی سالوں میں آپ مغربی پاکستان کے سیکرٹری خزانہ اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری تھے۔

صدر ایوب خان باصلاحیت، قابل اور اپنے میدان میں ماہر لوگوں کی قدردانی کرتے تھے۔ اسی لئے 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں بلا امتیاز عقیدہ فوجی افسران کو ان کی دلیری اور کارکردگی کی مناسبت سے تمغے اور نشان عطا کئے۔ اسی طرح صدر ایوب خان نے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام اور جناب صاحبزادہ ایم ایم احمد کی خوب قدردانی کی اور ان حضرات نے بھی پاکستان کی عظیم اور بے مثال خدمات انجام دینے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ 60ء کی دہائی کے ابتدائی سالوں میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو صوبائی سطح سے ترقی دے کر مرکزی سیکرٹری تجارت اور پھر سیکرٹری وزارت خزانہ مقرر کیا گیا۔ آپ اپنے فرائض منصبی میں اس قدر کامیاب اور مثالی شخصیت ثابت ہوئے کہ صدر ایوب خان جو خود منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین تھے۔ اس سے متعلق ہر معاملہ پر انہیں عبور حاصل تھا۔

صاحبزادہ ایم ایم احمد کے پاکستان کے لئے کئے گئے کارناموں کا غیروں کی طرف سے اعتراف پاکستان کے اخبارات و رسائل و کتب میں جابجا ملتا ہے۔ جو اس کتاب میں بہت خوبصورتی سے چنا گیا ہے۔

1965ء میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ ایک تاریخی معرکہ تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے پاکستانی قوم اور افواج پاکستان کو زبردست کامیابیوں سے نوازا۔ غازیوں میں سے شجاعت، خدمت اور سرخروئی کے بہترین نمونے دکھانے والوں میں جنرل اختر ملک اور ان کے بھائی بریگیڈیئر عبدالعلی ملک (جو بعد میں جنرل بنے) کے نام سرفہرست ہیں ان دونوں بھائیوں نے 1965ء کے معرکے میں ''ہلال جرأت'' کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ دونوں بھائی احمدی سپوت تھے۔ کرنل (ر) رفیع الدین نے اپنی کتاب ''بھٹو کے آخری 323 دن'' کے صفحہ 66 پر لکھا۔ ایک دن پاک بھارت جنگ 1965ء کا ذکر چھڑا...... بھٹو صاحب کہنے لگے جنرل اختر ملک کو کشمیر کے چھمب جوڑیاں محاذ پر نہ روک دیا جاتا تو وہ کشمیر میں ہندوستانی افواج کو تہس نہس کر دیتے۔ پاکستان کو دفاعی طور پر طاقتور کرنے اور استحکام کے لئے کئی احمدی جرنیلوں نے ہمت، شجاعت اور دلیری کے باب رقم کئے ہیں۔ جو آنے والا مؤرخ پاکستان کی تاریخ میں شامل کرے گا تو دنیا کو اظہر من الشمس کی طرح پتہ لگ جائے گا کہ احمدی بھی کسی سے کم نہیں بلکہ سب سے آگے ہیں۔ یہ کتاب آنے والے تاریخ دان کو صحیح راستوں کی طرف نشاندہی میں بہت قابل قدر کردار ادا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ مصنف کتاب ہذا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ایف شمس)

ماخوذ

قبض کی وجوہات اور علاج

قبض متعدد بیماریوں کا سبب

نظام ہضم کی خرابیوں میں ایک عام خرابی قبض ہے۔ اس حالت میں اجابت باقاعدگی سے نہیں ہوتی۔ قبض دیگر متعدد بیماریوں کا سبب بنتا ہے، کیونکہ اجابت نہ ہونے کی صورت میں معدے میں سمی مادے پیدا ہوتے رہتے ہیں جو خون میں شامل ہو کر جسم کے تمام حصوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ ورم زائدہ (اپنڈیکس) گٹھیا، جوڑوں کا درد، ہائی بلڈ پریشر، موتیا اور سرطان ان بیماریوں میں سے چند ہیں جو دائمی قبض کے باعث لاحق ہو سکتی ہیں۔

قبض کی علامات

قبض کی عام علامت اجابت میں بے قاعدگی اور اس کے دوران مشکل یا تکلیف پیش آنا۔ اس کے علاوہ زبان پر سفیدی جم جانا، سانس میں بُو پیدا ہو جانا، سر میں درد ہونا نیز پستی اور بے خوابی بھی قبض کی علامات میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ چند اور علامات بھی ہیں، جیسے بھوک میں کمی، سر چکرانا، آنکھوں کے گرد گہرے حلقے، متلی، منہ میں السر، کیل مہاسے، پیٹ بھرا بھرا محسوس ہونا، کبھی قبض اور کبھی اسہال شروع ہو جانا، دوالی رگیں، کمر کے حصے میں درد، تیزابیت، سینے کی جلن۔

وجوہات

دائمی قبض کی خاص وجوہ میں ناقص غذا اور ناقص طرز زندگی شامل ہیں، مثلاً ناکافی پانی، گہری چائے اور کافی، صاف شدہ اور مرغن غذا جس میں سے حیاتین اور معدنیات نکل چکے ہوں، زیادہ گوشت خوری، غذا کو ناکافی چبانا، بسیار خوری اور کھانے پینے کی عادات اور طریقوں میں بے قاعدگی۔ یہ سب عوامل نظام ہضم کی کارکردگی کو بگاڑتے ہیں۔

قبض کو دور کرنے کا قدرتی طریقہ علاج

قبض دور کرنے کے لئے کچھ گھریلو طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ روزانہ ایک امرود کھایئے۔ اس میں موجود ریشہ فضلے کو آنتوں میں آگے بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔ امرود بیجوں سمیت کھایئے۔ قبض کے دور کرنے کے لئے انگور بھی بہت مفید ہیں۔ ان میں پایا جانے والا خلوی مادہ، شکر اور گینک ایسڈ کا امتزاج قبض کشا ہوتا ہے۔ انگور نہ صرف آنتوں کی صفائی کرتے ہیں بلکہ یہ معدے اور آنتوں کی حالت بہتر بنا کر دائمی قبض سے چھٹکارا دلانے میں مدد دیتے ہیں۔ قبض کے سلسلے میں انگور سے فائدہ اٹھانے کے لئے روزانہ کم از کم ساڑھے تین سو گرام انگور کھائے جائیں۔ اگر تازہ انگور میسر نہ ہو تو منقی کو چوبیس سے اڑتالیس گھنٹے پانی میں بھگو کر کھایئے۔ یہ صبح کھائے جائیں اور وہ پانی بھی پی لیا جائے جس میں انہیں بھگویا تھا۔

قبض کے علاج کے لئے سنگترہ بھی اہم ہے۔ رات کو سوتے وقت ایک دو سنگترے یا مالٹے یا کینو کھانے اور پھر صبح اٹھ کر دو عدد اور کھا لینے سے قبض دور کرنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔

زمانہ قدیم سے پالک کو پورے نظام ہضم کے لئے نہایت اہم تصور کیا جاتا ہے۔ کچے پالک کے 100 ملی لیٹر عرق میں اتنا ہی پانی ملا کر روزانہ دو بار پیا جائے تو قبض چند دن میں دور ہو جائے گا۔

ایک گلاس گرم پانی میں آدھا لیموں نچوڑیئے اور اس میں آدھا چائے کا چمچہ نمک ملا کر پئیں یا پھر تانبے کی کیتلی میں یا تانبے کے کسی اور برتن میں رات بھر پانی رکھ کر اسے نہار منہ پئیں تو قبض دور کرنے میں مدد ملے گی۔ کیتلی بے قلعی ہونی چاہئے۔

(ہمدرد صحت، نومبر 2008ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ہمدردی مخلوق

حضرت مسیح موعود شرائط بیعت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا''

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور و نزدیک سے آتے ہیں لیکن وہ اپنا علاج خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ احمدی احباب و خواتین کے عطایاجات کے ذریعہ انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت مفت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سب ضرورت مندوں کے لئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات ہسپتال/ صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد مریضاں/ ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول)

مورخہ 22 تا 29/اکتوبر 2010ء مدرسۃ البنات چنیوٹ میں ضلعی سطح پر سالانہ علمی ادبی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جس میں ادارہ ہذا کی طالبات نے درج ذیل مقابلہ جات میں بالترتیب پوزیشنز حاصل کیں اور بورڈ لیول کے مقابلہ جات کے لئے کوالیفائی کیا ہے جو کہ ادارہ ہذا کیلئے اعزاز کی بات ہے۔

حناء ارشد بنت مکرم ارشد علی اختر صاحب کلاس دہم نے اردو مباحثہ مخالفت میں اول، ملیحہ محمود بنت مکرم محمود احمد چوہدری صاحب کلاس نہم نے اردو مباحثہ حمایت میں اول، روبل منصور بنت مکرم چوہدری منصور احمد صاحب کلاس ہشتم نے پنجابی ٹاکرا حمایت میں اول، سیدہ خلت پاشا بنت مکرم سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب کلاس نہم نے انگریزی تقریر میں دوم، سعدیہ سلطان بنت مکرم چوہدری سلطان محمد صاحب کلاس ششم نے پنجابی ٹاکرا (مخالفت میں) دوم، مکرمہ ناصحہ خالد بنت مکرم محمد خالد وحید صاحب کلاس دہم نے اقبالیات میں سوم پوزیشن حاصل کی۔

اردو مباحثہ میں حق اور مخالفت دونوں میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے پر طالبات ٹرافی کی حقدار قرار پائیں علاوہ ازیں ججز صاحبان میں سے ایک نے طالبات کے بہترین انداز بیاں سے متاثر ہوتے ہوئے اردو مباحثہ میں فی کس -/500 روپے اور پنجابی ٹاکرا میں -/200 روپے بطور نقد انعام طالبات کو دیئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کے ساتھ ان بچیوں اور ادارہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ولادت

مکرم کریم بخش صاحب بلوچ، رحمٰن کالونی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم زاہد احمد بلوچ صاحب اور بہو مکرمہ طاہرہ زاہد صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 17/اکتوبر 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام وجاہت احمد زاہد تجویز ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر کرے اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

مکرم فخر احمد صاحب ترکہ مکرم منیر الدین احمد صاحب)

مکرم فخر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم منیر الدین احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کا اکاؤنٹ امانت تحریک کھاتہ نمبر 159-7 میں اس وقت 2,52,305 دو لاکھ باون ہزار تین صد پانچ روپے موجود ہیں۔ والد صاحب کی وصیت تھی کہ ان کے اکاؤنٹ میں موجود رقم ان کے بچوں مکرم ظہیر احمد کھوکھر صاحب اور مکرمہ طاہرہ احمد صاحبہ کو بحصص مساوی ادا کی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ ثمینہ لطیف صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرمہ طاہرہ منظور صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم ظہیر احمد کھوکھر صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم فخر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعزاز

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ مہرین عروج بنت مکرم صابر احمد گل صاحب کی بیٹی نے چھ سال کی عمر میں قصیدہ زبانی یاد کر لیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو دنیا کے ہر میدان میں کامیاب کرے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم عبدالوہاب احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ آف گوئی آزاد کشمیر حال ربوہ جو حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی اہلیہ اور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت مولانا محبوب عالم صاحب کی بہو تھیں۔ کی وفات پر ربوہ اور بعض دیگر مقامات کے احباب کرام نے گھر تشریف لا کر اور بعض نے اندرون ملک و بیرون ملک سے ٹیلی فون، خطوط اور فیکس کے ذریعہ ہم غمزدوں سے اس صدمہ میں تعزیت کی اور ہمیں حوصلہ دیا۔ اس پر خاکسار، برادرم مکرم عبدالحنان احمد صاحب اور سب سوگوار دلی طور پر تمام احباب کے شکرگزار ہیں اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے سب احباب کو بہت بہت جزائے خیر دے۔ آمین احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دیتا رہے۔ پیاری والدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

DOW-1 یونیورسٹی، انسٹیٹیوٹ آف فزیکل میڈیسن نے دو سالہ MS پروگرام کے لئے Musculoskeletal اور Neurological فزیوتھراپی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24 نومبر 2010ء ہے۔ انٹری ٹیسٹ 2 نومبر کو ہو گا۔ درخواست فارم اور مزید معلومات کے لئے www.duhs.edu.pk وزٹ کریں۔

DOW-2 یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنس کراچی نے ڈاکٹر آف فارمیسی (Pharm.D) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 نومبر 2010ء ہے۔ انٹری ٹیسٹ 5 دسمبر کو ہو گا۔ مزید معلومات www.duhs.edu.pk سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

3۔ یونیورسٹی آف پنجاب، انسٹیٹیوٹ آف ایڈمنسٹریٹو سائنسز نے (MHRM) ماسٹر آف ہیومن ریسورسز مینجمنٹ، (MMKT) ماسٹر آف مارکیٹنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 نومبر ہے۔ ٹیسٹ 5 دسمبر کو ہو گا۔ مزید معلومات کے لئے www.pu.edu.pk وزٹ کریں۔

(نظارت تعلیم)

آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر رشید احمد صاحب آف رحیم یار خان

سیکرٹری امور عامہ شہر و ضلع رحیم یار خان اور معروف آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر رشید احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صراف صاحب پر آپ کے کلینک رشید ہسپتال میں نقاب پوش مسلح افراد نے آکر 9 نومبر 2002ء کو فائرنگ کی۔ مورخہ 15 نومبر کی صبح آپ شہید ہو گئے۔ آپ کی عمر 48 سال تھی۔ آپ سات دن تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہے۔ میت ربوہ لائی گئی اور 16 نومبر بعد نماز فجر آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں ادا کی گئی۔ آپ نے 1978ء میں بہاولپور سے ایم بی بی ایس کیا۔ آپ فدائی احمدی اور ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ لواحقین میں بیوہ کے علاوہ چار کم سن بیٹے چھوڑے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب نصرت آرٹ پریس تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ نعیمہ اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ اقبال احمد صاحب فیصل آباد کی آنکھوں کا آپریشن متوقع ہے۔

اسی طرح برادرم مکرم محمد نصراللہ خان صاحب نائب زعیم مال انصاراللہ دارالبرکات ربوہ کی آنکھوں کا آپریشن ربوہ آئی کلینک میں متوقع ہے۔

احباب دونوں کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ہومیو ڈاکٹر لیاقت علی خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے داماد مکرم عمران احمد خان صاحب کینیڈا اپنڈکس کے آپریشن کے بعد سے شدید بیمار ہیں اور کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب سے ان کی جلد اور کامل شفایابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆

رپورٹ جلد بھجوائیں

نظارت تعلیم القرآن کے تحت سال 2010ء کا چوتھا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 5 تا 11 نومبر 2010ء منایا گیا تھا۔ امید ہے کہ جماعتوں نے اس پروگرام پر عمل کیا ہوگا۔ صدران، امراء اور سیکرٹریان تعلیم القرآن سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کی ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ نومبر 10ء کے ہمراہ ہفتہ تعلیم القرآن کی رپورٹ کارگزاری بھی ضرور ارسال کریں۔ ماہانہ رپورٹ فارم پر ہفتہ تعلیم القرآن کی رپورٹ کے کالمز میں اس کی رپورٹ کارگزاری بھی ضرور ارسال کریں۔ ماہانہ رپورٹ فارم پر ہفتہ تعلیم القرآن کی رپورٹ کے کالمز میں اس کی رپورٹ بھیجی جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

درخواست دعا

محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری محمد ظفر علی صاحب بہت بیمار ہیں۔ گردوں پر اثر ہے۔ اب فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے بھائی کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم نورالحق صاحب مظہر والد مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ حال مقیم گھانا مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ دو سال قبل موصوف کا کماسی کے احمدیہ ہسپتال میں مثانہ کا آپریشن ہوا تھا۔ اب چند ہفتوں سے موصوف کثرت پیشاب اور گھٹنوں میں درد کی وجہ سے تکلیف میں ہیں چلنے پھرنے میں دقت ہے۔

اسی طرح خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشریٰ انوار صاحبہ معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں علاج جاری ہے مگر ابھی افاقہ نہیں ہو رہا ہے احباب سے دونوں کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عطاء الہادی صاحب ابن مکرم عبدالسلام بھٹی صاحب کارکن دفتر تشخیص جائیداد موصیاں تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نانی اماں مکرمہ حسین بی بی صاحبہ زوجہ مکرم راجہ محمد حسین صاحب گکھڑ سابق کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تقریباً چھ ماہ سے مسلسل بیمار ہیں۔ گزشتہ ایک ماہ سے بوجہ کمزوری بستر پر ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفاء عطا فرمائے اور صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف سرگودھا نے (Pharm.D) اور (physiotherapy) ڈاکٹر آف فزیکل تھراپی 5 سالہ پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ F.Sc میں 60% نمبر حاصل کرنے والے ان میں داخلہ کے اہل ہیں۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 22 نومبر 2010ء ہے۔

GC یونیورسٹی فیصل آباد نے پرائیویٹ BA اور MA/MSc کی رجسٹریشن کے لئے تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 26 نومبر ہے۔ فارم یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.gcuf.edu.pk سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(نظارت تعلیم)

دارالضیافت میں خالی آسامیاں

دارالضیافت میں سیکیورٹی نظام کے لئے تین مستعد، صحت مند، مخلص اور سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والی مستورات کی ضرورت ہے جن کی عمر 50 سال سے کم نہ ہو اور اپنی اولاد کی گھریلو ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو چکی ہوں۔ ان تین مستورات کے لئے دارالضیافت میں مشترکہ قیام وطعام کی سہولت دی جائے گی۔ خواہشمند مستورات اپنی درخواستیں جن پر صدر صاحب حلقہ اور صدر صاحب محلّہ دونوں کی تفصیلی سفارش موجود ہو اپنے ساتھ لے کر مورخہ 24 نومبر 2010ء بوقت 9 بجے صبح دارالضیافت انٹرویو کے لئے تشریف لاویں۔ اپنے ساتھ قومی شناختی کارڈ لازمی لائیں۔

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔ نومبر

طلوع فجر	5:08
طلوع آفتاب	6:34
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:11

پلاٹ برائے فروخت
جلسہ گاہ کے ساتھ سے بیوت الحمد جانے والی سڑک پر ایک عدد پلاٹ برقبہ دس مرلہ برائے فروخت ہے۔
رابطہ مکرم سید شاہد احمد صاحب فون نمبر: 0334-6365887

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

الفضل روم کولر گیزر اینڈ الیکٹرونکس
ہمارے ہاں اے سی گیزر، واٹر کولر، روم کولر، گیس اوون، واشنگ مشین نیز واٹر پمپ اور بورنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز ریپئرنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
طالب دعا: ناصر احمد
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-35114822,35118096

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
Sergical & Arthopedic instruments
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت بھی موجود ہے
جنریٹر کی سہولت | نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289

PE
پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹیفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی آئنائزر پلانٹ
پی۔ وی۔ سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔ دل محمد روڈ، لاہور۔ فون: 0300-4280871, 0313-4280871, 042-37247744

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

جرمن پاکستانی ادویات وسامان ہومیوپیتھی
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ (گلی عامر کلر لیب) فون نمبر 0344-7801578

شراکت کاروبار کا موقع
قصور میں واقع اینوائرمنٹ کنٹرول پولٹری فارم کے چلتے ہوئے کاروبار میں شراکت کیلئے خواہشمند حضرات رابطہ فرمائیں
محمد ادریس بھٹہ: 0345-8401231

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
عید آفر
کاسمیٹکس، جیولری پر خصوصی رعایت
ڈسکاؤنٹ مارٹ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
رابطہ: 0343-9166699

FD-10